قرآنی بیان

اے اطمینان والی جان...!!

(پارہ:30،سورۃ الفجر:27،30)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

25 ستمبر، 2026ء (بمطابق:12 ربیع الآخر، 1448ھ)
کے جمعۃُ المبارک کا



مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
25 ستمبر، 2026ء (بمطابق: 12 ربیعُ الآخر، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:30، سورۂ فَجر:27-30)

اے اطمینان والی جان...!!

(اللہ والوں کی حیات اور اُن سے مدد کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿..حضرت ابو صالح کا ایمان افروز خواب صفحہ:03
✿..رُوح کو موت نہیں آتی صفحہ:07
✿..رَجُوع کا معنٰی موت نہیں، واپسی ہے صفحہ:10
✿..پاک روحیں فرشتوں سے مل جاتی ہیں صفحہ:19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ رسولِ ہاشمی مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھو! بے شک تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا، تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت ہے۔[1]

دَرْد و اَلَمْ کے سر پہ ہوں بادل، درود پڑھ | مِل جائے گا سکونِ دلِ بیکل! درود پڑھ
دُنیا کی اُلجھنوں سے ملے گی تجھے نجات | گر چاہیے نجات مسلسل درود پڑھ

الفاظ معانی: دلِ بیکل: بے چین دل۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ (پارہ:30، سورۂ فجر:27-30)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجمۂ کنزُالعرفان: اے اطمینان والی جان! اپنے ربّ کی طرف اس حال

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:87، حدیث:1406۔

میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اَور میری جنّت میں داخل ہو جا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ابو صالح کا ایمان افروز خواب

پیارے اسلامی بھائیو! شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت اُونچے رُتبے والی ہستی ہیں، جس رات آپ کی وِلادت ہوئی، اُس رات اللہ پاک کے مَحْبُوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ کے والِد کی خواب میں تشریف لائے اور مبارَک باد دیتے ہوئے فرمایا: یَا اَبَا صَالِح! یعنی اے ابو صالح! اَعْطَاكَ اللّٰهُ اِبْنًا اللہ پاک نے آپ کو جو بیٹا عطا فرمایا ہے، وَهُوَ وَلَدِی وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰی وہ میرا بیٹا (یعنی میرے نواسوں میں سے) ہے، میرا مَحْبُوب بھی ہے اور اللہ پاک کا بھی مَحْبُوب ہے، سَیَكُوْنُ لَهٗ شَاْنٌ فِی الْاَوْلِیَآءِ وَالْاَقْطَابِ كَشَاْنِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ (یعنی اے ابو صالح! سُن لو!) تمہارے اِس شہزادے کی شان ولیوں میں ایسی ہی ہو گی، جیسے میری شان نبیوں اور رسولوں میں ہے۔[1]

غَوْثِ اَعْظَمْ دَرْمِیَانِ اَوْلِیَا | چُوں جَنابِ مُصْطَفٰے دَرْ اَنْبِیا[2]

وضاحت: اولیا کے درمیان غوثِ اعظم کا رُتبہ ایسے ہی ہے جیسے مُحَمَّدِ مصطفٰے، حبیبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا رُتبہ نبیوں میں ہے۔

مَعْلُوم ہوا؛ جیسے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امامُ الانبیا ہیں، یُونہی

---

1 ... تفریح الخاطر، المنقبۃ الثانیۃ فی ولادتہ، صفحہ: 15۔
2 ... دیوان سالک، صفحہ: 125۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امامُ الاولیا ہیں، جیسے مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نبیوں کے سردار ہیں، یُونہی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ولیوں کے سردار ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا | اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدمِ اعلیٰ تیرا
سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا | اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ! وَلیوں کے سردار، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یادوں کا مہینا جاری و ساری ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دُنیا بھر میں عاشقانِ غوثِ اعظم بڑی گیارہویں شریف کے سلسلہ میں محافِل اور اجتماعات مُنعَقِد کرنے کی سَعادت حاصِل کر رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اسی طرح سے اَوْلیائے کرام کا عقیدت مند اور ان سے محبّت کرتے رہنے والا رکھے اور ہماری نسلوں کو بھی صحابہ، اہلِ بیت اور اولیائے کرام کا باادب بنائے رکھے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میں ہُوں سُنی، رہوں سُنی، مَروں سُنی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بَن جائے تُربَت یارسولَ اللہ![2]

آیاتِ کریمہ کی مختصر وَضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتدا میں پارہ:30، سُورۂ فَجْر کی آخری آیات سننے کی سعادت حاصِل کی ❁ اَوْلیائے کرام کی وفات کس شان کی ہوتی ہے؟ ❁ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے تو یہ باکمال و بے مثال ہوتے ہی ہوتے ہیں، وفات کی بعد ان کی شانیں اور عظمتیں،

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:19۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:331۔

مقام اور مرتبہ کیا ہوتا ہے؟ ان آیاتِ کریمہ میں اسے بہت وضاحت کے ساتھ، کُھلے اور صاف لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا (جب اللہ والوں کا آخری وقت آتا ہے تو ان سے کہا جاتا ہے):

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ (پارہ:30، سورۂ فجر:27-30)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے اِطمینان والی جان! اپنے ربّ کی طرف اِس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخِل ہو جا اور میری جنّت میں داخِل ہو جا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کس شان کی واپسی ہے، جب اَوْلیائے کرام کا وقتِ آخر آتا ہے تو اللہ پاک خُود یا اس کے فرشتے ان سے خطاب کرتے ہیں،[1] کہتے ہیں: **اے اطمینان والی جان...!!**

لقب دیکھیے! کتنا پیارا دِیا جا رہا ہے: **اے اطمینان والی جان...!!** ❁ وہ ہستی جس کا اِیْمان بہت ہی کامِل ہو ❁ جسے اللہ پاک پر انتہائی پختہ یقین ہو ❁ تَوَکُّل کامِل ہو ❁ صبر کامِل ہو ❁ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے والا وَصْف کامِل ہو۔ سادہ لفظوں میں یُوں کہہ لیجیے! ایک تَو ہم عام گنہگار مسلمان ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دِل میں اِیْمان پکّا ہے مگر ہمارے یقین کمزور ہوتے ہیں، اللہ پاک ہی رِزْق دینے والا ہے، مانتے ہیں مگر رِزْق کے مُعَاملے میں پریشان بھی رہتے ہیں، ہر اچھی بُری تقدیر اللہ پاک کی جانِب سے ہے، یہ دِل سے مانتے ہیں مگر بے

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:30، سورۂ فجر، زیرِ آیت:27، جلد:11، صفحہ:161۔

چینی اور ذہنی دباؤ (Depression) کا شِکار بھی رہتے ہیں، بے صبری اور واویلا بھی مچائے رکھتے ہیں۔ یہ ہم لوگوں کا کمزور اِیمان ہے، اس کے بَرخِلاف جس کا اِیمان پکّا ہو، جس کا تَوَکُّل اور یقین انتہائی پختہ ہو۔ جیسے اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کو جب نمرود کی آگ میں ڈالا جارہا تھا، اس وقت بھی آپ کا دِلِ پاک مُطْمَئِن تھا، یُونہی اللہ والوں کی شان ہوتی ہے، کیسی ہی مشکل ہو ❁ پریشانی ہو ❁ غربت ہو ❁ ناداری ہو، اُن کا دِل اللہ پاک کے بھروسے پر مُطْمَئِن رہتا ہے۔ تو ان کے اِسی وَصْف کے ذریعے سے انہیں خطاب کیا جاتا ہے:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾

یعنی اے وہ بندے! جس کا اِیمان دُنیا میں انتہائی کامِل رہا، جو ہر حال میں اللہ پاک کی رضا میں راضِی رہا، اے وہ بندے! جس نے اللہ پاک پر بھروسہ رکھنے کا حق ادا کر دیا۔[1]

اِرْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ

یعنی چَلْ! اب تمہاری دُنیا میں قیام کی مُدَّت مکمل ہوئی، اب واپس پلٹ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو جا۔ اور یہ واپسی بھی کس شان کے ساتھ ہو گی:

رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

یعنی تُو اللہ پاک سے راضِی، اللہ پاک تجھ سے راضِی ہے۔

اچھا؛ اب واپس پلٹنے کے بعد کرنا کیا ہے؟ ❁ قبر میں لیٹ کر سو جانا ہے؟ ❁ مَعَاذَ اللہ! مَٹی میں مِل جانا ہے؟ ❁ قیامت تک کے لیے فَنا ہو جانا ہے؟ نہیں...!! نہیں! ایسا کچھ نہیں

---

1 ... تفسیر خازن، پارہ:30، سورۂ فَجر، زیرِ آیت:27، جلد:4، صفحہ:428 خلاصۃً۔

ہونا، بلکہ فرمایا:

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

یعنی اے وَلِیُّ اللہ! پہلے تُو دُنیا میں رِہ رہا تھا، یہاں بسنے والوں کے درمیان تھا، اب میرے خاصُ الخاص بندوں میں شامِل ہو جا، جو ذمہ داریاں (Duties) وہ ادا کرتے ہیں، وہ ادا کر اور میری بنائی ہوئی جنّت میں داخِل ہو جا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اَوْلیائے کرام کا واپسی کا سَفَر...!! کیسا پیارا اور کیسا نرالا ہے۔ اِسی لیے تو ہم کہتے ہیں:

کون کہتا ہے وَلی سب مَر گئے؟ | قید سے چُھوٹے وہ اپنے گھر گئے

رُوح کو موت نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اِن آیاتِ کریمہ پر ہم ذرا گہری نَظَر سے غور کریں؛ اَوَّل یہ بات یاد رکھیے! اِنْسان 2 چیزوں کا مجموعہ ہے: (1): جسم (2): رُوح۔ یہاں خطاب رُوح سے کیا جارہا ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اے جان۔

پتا چلا؛ بات رُوح کی ہو رہی ہے۔[2]

جب ہم لوگ اَوْلیائے کرام کے مزارات پر حاضِری دیتے ہیں تو بعض دَفعہ شیطان وَسْوَسے پیدا کرتا ہے کہ بھئی...!! ❁ یہ وہی تو ہیں جو ہمارے سامنے تھے ❁ خُود سے ہلنے

---

1 ... تفسیر نیشاپوری، پارہ:10، سورۂ انفال، زیرِ آیت:42، جلد:3، صفحہ:407 ماخوذاً۔
2 ... تفسیر نسفی، پارہ:30، سورۂ فَجر، زیرِ آیت:27-30، جلد:3، صفحہ:642 ماخوذاً۔

جلنے کی بھی طاقت ان میں باقی نہیں رہی تھی ❁ قینچی سے کاٹ کر ان کا لباس جُدا کیا گیا تھا ❁ تختۂ غسل پر لٹا کر غسل دیا گیا تھا ❁ اپنے ہاتھوں سے جنہیں قبر میں اُتارا تھا، اب انہی کے دربار پر آ کر، انہی کے وسیلے سے دُعائیں کر رہے ہو، جو اتنے بے بَس ہوں کہ خُود غسل بھی نہ کر پائے ہوں، بھلا اُن کے اندر مدد کرنے، مشکلات دُور کرنے کی طاقت کہاں سے آجائے گی؟ آیتِ کریمہ پر غور کیجیے! جواب سمجھ آجائے گا، اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ

اے جان...!! اے رُوح...!! تُو پلٹ آ اپنے رَبّ کی طرف۔

پتا چلا؛ ❁ جس سے لباسِ پاک قینچی سے کاٹ کر اُتارا گیا، وہ وَلِیُّ اللہ کا جِسْم تھا ❁ جسے تختۂ غسل پر لٹایا گیا، وہ وَلِیُّ اللہ کا جسم تھا ❁ جسے 4 کندھوں پر اُٹھایا گیا ❁ جسے مٹی میں دفنایا گیا، وہ وَلِیُّ اللہ کا جِسْم تھا، باقی رہی رُوح تو وہ نہ مَری، نہ فَنا ہوئی، نہ بے بس بنی، نہ مٹی میں مِلی بلکہ رُوح کو حکم ہوا:

اِرْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ

یعنی اے پاکیزہ رُوح! تُو اللہ پاک کی مقدّس بارگاہ میں حاضِر ہو جا۔

پتا چلا؛ بے بَسی جو ہمیں نَظر آئی، وہ جسم کی تھی، مٹی میں جسے رکھ دیا گیا، وہ جسم تھا، وَلِیُّ اللہ کی رُوح زندہ و جاوید حالت میں اللہ پاک کی بارگاہِ مقدّس میں پہنچ جاتی ہے۔

اللہ پاک نے دِیدار بخشا

حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ بڑے مشہور صحابیِ رسول ہیں، آپ کے والِد صاحِب غزوۂ اُحُد میں شہید ہوئے تھے۔

صاف صاف رِوایات میں موجود ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے شہدائے اُحُد کو مقامِ اُحُد پر دَفن فرما دیا تھا، ان کے مزارات آج بھی مقامِ اُحُد پر موجود ہیں، یہ سب تو مدینے شریف کی مٹی کے اندر دفن ہو گئے تھے۔ مگر ان کی رُوحیں اللہ پاک کی جناب میں حاضِر ہوئیں۔ **روایت سنیے!** ایک دِن حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے۔ غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جابِر! تمہیں تمہارے والِد کے مُتَعَلِّق خبر نہ دُوں؟ پھر خُود ہی فرمایا:

مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا

ترجمہ: اللہ پاک جس سے بھی کلام فرمائے، پردے سے کلام فرماتا ہے مگر تمہارے والد سے بِالْمُشَافَہ کلام کیا اور فرمایا:

يَا عَبْدِيْ، تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ

ترجمہ: اے میرے بندے! تم مجھ سے مانگو! میں تمہیں عطا فرماؤں گا۔

تمہارے والد نے عرض کی:

يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً

ترجمہ: اے اللہ پاک! (میری خواہش ہے کہ) تو مجھے دوبارہ دُنیا میں بھیج، تاکہ دوبارہ تیری راہ میں شہید کر دیا جاؤں۔[1]

اللہ! اللہ...!! دیکھیے! حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے اَبُّو جان کو تو زمین میں دفن کر دیا گیا تھا، ان پر تو نمازِ جنازہ پڑھی گئی تھی، یہ تو خُود ہلنے جلنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے تھے،

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، صفحہ: 455، حدیث: 2800۔

لوگوں نے اُٹھا کر قبر میں رکھا تھا۔ اگر ان کا جسمِ پاک مٹی میں مِل چکا تھا تو اب اللہ پاک خطاب کس سے فرمارہا تھا، اللہ پاک سے ہم کلامی کا شرف کسے مل رہا تھا...؟ یہ اُن کی رُوحِ پاک تھی، جو پہلے جسم کے اندر تھی، اب پلٹ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو چکی تھی۔

پتا چلا؛ موت آنے سے بے بسی صِرْف و صِرْف جسم پر طاری ہوتی ہے، رُوح پر نہ موت آتی ہے، نہ بے بسی چھاتی ہے بلکہ وَلِیُّ اللہ کی رُوح اللہ پاک کی بارگاہِ مقدّس میں حاضِر ہو جاتی ہے۔

رَجُوع کا معنٰی موت نہیں، واپسی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

اِرْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ

یعنی اے پاکیزہ رُوح! تُو اللہ پاک کی مقدّس بارگاہ کی طرف واپَس لوٹ چل...!!

آپ سمجھتے ہیں نا؛ واپس آنا کسے کہتے ہیں؟ بندہ اپنے دَیس کو چھوڑ کر پَردَیس (*Abroad*) گیا ہے، مثلاً پاکستان کا رہائشی تھا، کسی کام کے سلسلے میں دوسرے مُلک چلا گیا ہے، وہاں سے جب پلٹ کر اپنے مُلک آئے گا، اسے کہیں گے: بندہ واپس آگیا ہے۔ پتا چلا؛ پَردَیس کو چھوڑ کر اپنے دَیس میں آجانے کو واپَس آنا کہا جاتا ہے۔ اللہ پاک وَلِیُّ اللہ سے فرماتا ہے:

اِرْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ

یعنی اے پاکیزہ رُوح! تُو اللہ پاک کی مقدّس بارگاہ کی طرف واپَس لوٹ چل...!!

پتا چلا؛ یہ دُنیا وَلِیُّ اللہ کے لیے پردَیس تھی، اب وہ اس پردَیس کو چھوڑ کر اپنے دَیس

کی طرف واپس جارہا ہے۔

اور آپ جانتے ہیں کہ پَردیس سے دَیس میں آنے والے کو مُردہ نہیں کہا جاتا، مثلاً: ایک بندہ دُوسرے مُلک گیا تھا، وہاں سے پلٹ کر اپنے مُلک آگیا، اب اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ آدمی مَر گیا ہے بلکہ کہا جائے گا: اپنے دَیس کی طرف واپس پلٹ گیا ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ پاک کے جو وَلِی ہوتے ہیں، وہ اس دُنیا میں رہتے ہوئے گویا پَردیسی ہوتے ہیں، پھر حضرت عزرائیل علیہ السَّلام تشریف لاتے ہیں، اِن کی رُوح کو لے کر ان کے اَصْل دَیس کی طرف لے جاتے ہیں۔ لہٰذا وَلِیُّ اللہ کا جب انتقال ہوتا ہے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ مَر گئے ہیں، بلکہ کہا جاتا ہے: وِصَال فرما گئے ہیں یعنی پَردیس کو چھوڑ کر اپنے دَیس کی طرف لوٹ گئے ہیں۔

اللہ پاک پاکیزہ زندگی بخشتا ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ۚ (پارہ:14، سورۂ نَحل:97)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔

یعنی جو نیک اعمال کرتا ہے، ہو مؤمن، اللہ و رسول کا ماننے والا، عاشِقِ رسول پھر چاہے مرد ہو یا عورت ہو، اللہ پاک اسے پاکیزہ زِندگی عطا فرمادیتا ہے۔

پتا چلا؛ وفات ہوئی تو اب وَلِیُّ اللہ کو پاکیزہ زندگی عطا کی جاتی ہے۔[1] جیسے آدمی

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:97، جلد:7، صفحہ:268۔

پردیس میں ہوتا ہے تو مشکلات کا شِکار رہتا ہے، وہاں؛ ❁ پکانے والا کوئی نہیں ❁ ہوٹل سے کھانا پڑے گا ❁ یا خُود بنانا پڑے گا ❁ ماں باپ کی زیارت کا شرف میسر نہیں ❁ بیمار ہو جائے تو دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں۔ لیکن جب پلٹ کر گھر واپس آتا ہے، یہاں ماں باپ، بھائی بہن، سب ہوتے ہیں، محبّت کرنے والے، پیار سے بیٹا بیٹا کہنے والے، پکی پکائی لا کر سامنے رکھنے والے، ذرا بیمار ہو تو آگے پیچھے گھومنے والے موجود ہیں۔

اسی طرح اللہ پاک کا نیک بندہ جب پردیس یعنی دُنیا میں ہوتا ہے تو یہاں بہت ساری مشکلات بھی رہتی ہیں ❁ کبھی بیمار ہو گئے ❁ کبھی پریشانی آگئی ❁ یہاں کھانے کی ضرورت ❁ پینے کی ضرورت ❁ پہننے کی ضرورت ❁ کمانے کی ضرورت ❁ اور ہزار طرح کی ضروریات موجود ہیں مگر یہی اللہ پاک کا وَلی جب واپس پلٹتا ہے، اس دُنیا کو چھوڑ کر اپنے دیس کی طرف واپس جاتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے:

فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً

یعنی اب ہم اسے تمام مشکلات سے نکال کر، تکالیف اور پریشانیوں سے جُدا کر کے پاکیزہ تَرین زِندگی عطا فرمادیں گے۔

اللہ پاک ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے

اَلْمَواہِبُ اللَّدُنیہ میں ہے: ایک شخص تھا، اُس کی بیٹی کا انتقال ہو گیا (اس کا نصیب چمکا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی ملاقات ہو گئی) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اِسلام قبول کر لینے کی دعوت ارشاد فرمائی۔ وہ کہنے لگا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایک شرط پر کلمہ پڑھوں گا، پہلے میری بیٹی کو زندہ کر دیجیے!

سُبْحٰنَ اللہ! اب محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مسیحائی دیکھیے! فرمایا: اپنی بیٹی کی قبر دِکھاؤ! وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر بیٹی کی قبر پر پہنچا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس بیٹی کا نام لے کر پُکارا:

یَا فُلَانَۃُ

ترجمہ: اے فُلاں لڑکی...!!

بَس اتنا سننے ہی کی دَیر تھی، وہ بچی قبر سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا:

لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ

ترجمہ: جی! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضِر ہوں۔

فرمایا:

اَتُحِبِّیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلَی الدُّنْیَا

ترجمہ: دوبارہ لوٹ کر دُنیا میں آنا چاہتی ہو؟

اب یہاں ایک کمال کی بات دیکھیے! بچی ہے، فوت ہو گئی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے زِندہ فرمایا ہے، اس کا لاڈ اُٹھانے والا باپ، وہی والِد جو اسے کندھوں پر بٹھاتا ہو گا، گود میں سُلاتا ہو گا، ناز نخرے اُٹھاتا ہو گا، وہ والِد سامنے موجود ہے، قبر کے تنگ گڑھے سے نکلی ہے، اب دُنیا اپنی پُوری وُسعتوں کے ساتھ اس کے سامنے موجود ہے، اسے زِندہ رہنے کا ایک اور موقع مِل رہا تھا مگر اُس لڑکی نے بڑی بے نیازی سے کہا:

لَا وَاللہِ یَا رَسُوْلَ اللہِ

ترجمہ: یارسولَ اللہ! خُدا کی قسم! میں واپس نہیں آنا چاہتی۔

کیوں نہیں آنا چاہتی...؟ کیا وجہ ہے؟ ایک طرف قبر کا تنگ گڑھا، ایک طرف اتنی بڑی کائنات، ایک طرف موت، دوسری طرف زندگی، آخر کیوں زِندہ نہیں ہونا چاہتی؟ ذرا دِل کے کانوں سے اس کی وجہ سنیے! اس لڑکی نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اللہ پاک کو اپنے والدین سے بڑھ کر مہربان پایا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! وہ بچی جو نابالغی کی حالت میں ہی وفات پاگئی تھی۔[2] بظاہر اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر بھی اس پر اللہ پاک اتنا مہربان ہے کہ وہ اپنے والِدَین کے پاس واپس آنے کو تیار نہیں ہے تو سوچئے! جنہوں نے 70، 80 سال اللہ پاک کا ذِکر کرتے، دِل میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا نُور سجائے، اس کے حُضُور سجدے کرتے، اس کی محبّت میں بے قرار رہتے ہوئے گزارے ہوں، وہ جب اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوں گے، ان پر اللہ پاک کس قدر مہربانی فرمائے گا۔

پتا چلا؛ یہ وَلِیُّ اللہ ہیں، پہلے اس دُنیا کی زندگی میں تھے، اب یہ قید سے چھوٹے، پردَیس سے دَیس کی طرف واپس پہنچے، اب جو انہیں زِندگی عطا کی جاتی ہے، وہ اس دُنیوی زندگی سے کہیں زیادہ پاکیزہ، کہیں زیادہ اعلیٰ اور کہیں زیادہ بااِختیار ہوتی ہے۔

رُوح کی طاقت بڑھ جاتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! میں ایک چھوٹی سی مثال سے آپ کو بات سمجھانے کی کوشش کروں؛ ٹارچ (*Torch*) ہوتی ہے نا (یعنی ہاتھ میں پکڑنے والی لائٹ)۔ آپ کو بھی تجربہ ہوگا؛

---

1 ... مواہب لدنیہ، المقصد الرابع، الفصل الاول، جلد:2، صفحہ:239و240۔

2 ... شرح زرقانی مع مواہب لدنیہ، المقصد الرابع، الفصل الاول، جلد:7، صفحہ:62ماخوذاً۔

ٹارچ کے سِرے پر، جہاں بلب ہوتا ہے، اس جگہ ہاتھ رکھ کر ٹارچ جلائیں، اس کی روشنی دُور تک نہیں جائے گی۔ اب اُوپَر سے ہاتھ ہٹالیں، اب اس کی روشنی دُور تک چلی جائے گی۔

پتا چلا؛ نُور جب جسم کی قید میں آجاتا ہے تو اس کی رسائی (*Approach*) کم ہو جاتی ہے، جب وہ جسم کی قید سے چُھوٹتا ہے، اب اس کی رسائی دُور تک جاتی ہے۔

اسی طرح ہماری جو رُوح ہے، وہ اس وقت ہمارے جسم کے اندر ہے ❁ اس وقت ہماری رُوح سننے کے لیے کانوں کی محتاج ہے ❁ دیکھنے کے لیے جسمانی آنکھوں کی محتاج ہے ❁ پکڑنے کے لیے ان گوشت کے ہاتھوں کی محتاج ہے ❁ چلنے کے لیے ان گوشت اور ہڈیوں سے بنے پاؤں کی محتاج ہے لیکن جب یہی رُوح اس جسم کی قید سے چُھوٹتی ہے، اب یہ سننے کے لیے کانوں کی محتاج نہیں رہتی، دیکھنے کے لیے آنکھوں کی محتاج نہیں رہتی، اب یہ آزاد ہو جاتی ہے، لہٰذا اِس کی رسائی بھی دُور دُور تک ہو جاتی ہے۔

اولیائے کرام کی پاکیزہ زندگی کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ یہ حضراتِ ذی وقار دُنیوی زندگی میں بھی بڑی بڑی کرامات دِکھا لیتے ہیں اور وفات کے بعد تو اُن کی رُوح کی طاقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

قبر سے آواز سُنی اور جواب دیا

حدیث شریف میں ہے: ایک صحابیہ رَضِیَ اللہُ عنہا تھیں، جو مسجد میں جھاڑُو دیا کرتی تھیں۔ ایک روز ان کا انتقال ہو گیا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا، لہٰذا خُود ہی جنازہ پڑھ کر اُنہیں دفن کر دیا۔

چند دِن گزرے، صحابیہ نظر نہ آئیں تو پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے مُتَعَلِّق پوچھا، عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ان کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ فرمایا:

اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ؟

ترجمہ: تو پھر تم لوگوں نے مجھے کیوں نہ بتایا۔[1]

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی قبر پر تشریف لائے اور زمین کے اُوپَر کھڑے ہو کر منوں مٹی کے نیچے دفن صحابیہ سے پُوچھا:

مَا وَجَدْتِ مِنَ الْعَمَلِ اَفْضَلَ؟

یعنی: تم نے سب سے افضل عمل کون سا پایا ہے؟

اللّٰہُ اکبر! اُن صحابیہ نے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مبارک سُن بھی لی، سمجھ بھی لی اور جواب دیتے ہوئے عرض کیا:

وَجَدْتُ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ قَمَّ الْمَسَاجِدِ

ترجمہ: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے سب سے افضل عمل مسجد میں جھاڑو دینے کو پایا ہے۔[2]

اللّٰہُ اکبر...!! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس حدیث شریف سے ہمیں چند باتیں سیکھنے کو ملیں: (1): مسجد میں جھاڑو دینا، صفائی ستھرائی کرنا بہت ہی فضیلت والا عمل ہے۔ لہٰذا

---

1 ... مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی القبر، صفحہ: 343، حدیث: 956۔

2 ... لوائح الانوار القدسیۃ، العہد الحادی والعشرون... الخ، جلد: 1، صفحہ: 143۔

ہمیں کوشش کر کے یہ سعادت حاصِل کرنی چاہیے (2): قبر پر کھڑے ہو کر قبر والے کو پُکارنا ہر گز ہر گز شرک نہیں ہے، مَعَاذَ اللہ! ایسا ہوتا تو رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہر گز یہ عمل نہ کرتے۔ پتا چلا؛ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اگرچہ مزارِ پاک کے اندر تشریف فرما ہیں مگر انہیں پُکارنا ہر گز شرک نہیں، یونہی داتا حُضُور، خواجہ حضور، بابا فرید، اعلیٰ حضرت اور دیگر اولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو پُکارنا بالکل جائِز ہے۔

(3): تیسری بات یہ پتا چلی کہ وِصَال کے بعد اللہ والوں کی دیکھنے اور سننے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ دیکھیے! آج اس دُنیا میں ہم اپنے کانوں پر صِرْف ہاتھ ہی زور سے دبا کر رکھ لیں تو ہمیں سننا بند ہو جاتا ہے مگر وِصَال کے بعد...!! یہ صحابیہ رَضِیَ اللہُ عنہا منوں مٹی کے نیچے دَفن ہیں بلکہ میں تو کہوں گا؛ وہ دُوسرے جہان یعنی عالَمِ برزَخ میں ہیں، محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اس دُنیا میں تشریف فرما ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے پُکارا، صحابیہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے دوسرے جہان میں ہوتے ہوئے آواز مبارَک سُن بھی لی اور اس کا جواب بھی دے دیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ وِصَال کے بعد اللہ والوں کی دیکھنے، سننے، آنے جانے کی طاقت ختم نہیں ہوتی بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

یا شیخ عبد القادِر جیلانی! شَیْئًا لِلّٰہ!

میاں شیر محمد شَرْقپُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ولیِ کامِل گزرے ہیں۔ ایک دِن ایک شخص آپ سے ملاقات کے لیے حاضِر ہوا، یہ آنے والا اَولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے مُتَعَلِّق وسوسوں کا شِکار تھا، جب یہ آپ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا تو آپ کا تقویٰ، پرہیز گاری،

سنتوں پر عمل وغیرہ دیکھ کر بہت متاثّر (Impress) ہوا، پھر اس کی نظر اچانک دِیوار پر پڑی، وہاں لکھا تھا: یَا شَیخ عَبْدُالْقَادِر جِیْلَانِیْ شَیْئًا لله! یعنی اے شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! اللہ پاک کے واسطے مجھے کچھ عطا کیجیے! یہ دیکھ کر تو وہ غُصّے ہو گیا، اس نے ناراضی کے انداز میں اپنے وسوسوں کا اِظْہار کرنا شروع کر دیا۔ میاں شیر محمد شر قپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ولیِ کامِل تھے اور اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم صاحِبِ قال نہیں بلکہ صاحِبِ حال ہوتے ہیں یعنی یہ کہہ کر کم سمجھاتے ہیں، زیادہ تر کر کے دکھایا کرتے ہیں۔ آپ نے اس کے غصیلے لہجے پر صبر و تحمل کیا، پھر جب وہ شخص جانے لگا تو آپ بھی دروازے تک اس کے ساتھ ساتھ گئے، جب دروازے کے قریب پہنچے تو آپ نے بلند آواز سے کہا: یَا شَیْخ عَبْد القَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لله! اے شیخ عبد القادِر جیلانی! اللہ پاک کے واسطے کچھ عطا کیجیے! بس اتنا کہنا تھا کہ ایک بہت حسین، خوبصُورت اور صاحبِ جلال بزرگ ظاہِر ہوئے، ان کا جلال اور رُعب و دَبدَبہ دیکھ کر وہ بدمذہب کانپ گیا، اُن کے حسن کی تاب نہ لا سکا، میاں شیر محمد شر قپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مولوی جی! یہی تو شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جنہیں ہم مدد کے لیے پُکارتے ہیں، یہ مردہ نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے زندہ ہیں، اسی لیے ہم انہیں پُکارا کرتے ہیں۔ یہ سارا مَنْظَر دیکھ کر اس شخص کے وسوسے دَم توڑ گئے اور وہ تَوْبہ کر کے خوش عقیدہ، عاشقِ رسول و عاشقِ اَوْلیا بن گیا۔[1]

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَالْقَادِرِ یَا سَاکِنَ بَغْدَاد یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

کرم چاہئے تیرا، تیرے خُدا کا | کرم غوثِ اعظم، کرم غوثِ اعظم

---

1 ... خلیفۃ اللہ، صفحہ: 355 و 356 مفصلاً۔

خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو ابھی مٹتے ہیں غم، اَلَم غوثِ اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے کرو ہم پہ فضل و کرم غوثِ اعظم
کرم سے کیا رہنما رہزنوں کو ادھر بھی نگاہِ کرم غوثِ اعظم[1]

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَالْقَادِرِ یَا سَاکِنَ بَغْدَاد یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

پاک رُوحیں فِرشتوں سے مِل جاتی ہیں

اللہ پاک نے مزید فرمایا:

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْۙ(۲۹) وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ(۳۰)
(پارہ:30، سورۂ فجر:29و30)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں داخِل ہو جا۔

شاہ وَلِیُّ اللہ محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس سے مَعْلُوم ہوا کہ وَلِیُّ اللہ کی رُوحِ پاک کو فِرشتوں کے ساتھ شامِل ہو جانے کا حق دیا جاتا ہے۔[2]

حضرت جعفر طیار کو 2 پَر عطا کیے گئے

حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے، صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک دِن سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، قریب ہی (حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللہُ عنہ کی بیوہ) حضرت اَسْمَاء بنت عُمَیْس رَضِیَ اللہُ عنہا بھی حاضِر تھیں، اچانک سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیا۔ حالانکہ وہاں سلام کرنے والا

---

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:123-127 ملتقطاً۔
2 ...حجۃ اللہ البالغۃ، القسم الاول، المبحث الاول، باب ذکر الملا الاعلیٰ، جلد:1، صفحہ:33 ماخوذاً۔

کوئی بھی نہیں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کسے جواب دیا؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اے اسماء! یہ جعفر ہیں جو حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السَّلام کے ساتھ جا رہے تھے، اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور جعفر نے مجھے بتایا کہ جنگ کے دوران میرے جسم پر 73 زخم لگے تھے، میں نے اِسلامی پرچم سیدھے ہاتھ میں لیا، میرا وہ ہاتھ کٹ گیا، پھر میں نے اِسلامی جھنڈا اُلٹے ہاتھ میں لیا، میرا وہ ہاتھ بھی کٹ گیا، اللہ پاک نے ان ہاتھوں کی جگہ مجھے 2 پَر عطا فرمائے ہیں، جن کے ذریعے میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا ہوں اور جہاں چاہتا ہوں، اُترتا ہوں۔[1]

پتا چلا؛ ولیوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ وِصال کے بعد مَعَاذَ اللہ! مٹی میں سَو نہیں جاتے بلکہ فرشتوں کی جماعت میں شامل ہو کر مختلف کام انجام دیتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اَولیائے کرام کی بعدِ وِصال والی شانیں ہیں۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک انہیں ایسے اُونچے اُونچے مقامات عطا فرماتا ہے کہ جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے۔ بَس ہمیں چاہیے کہ قرآن و سُنّت کی ان تعلیمات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں، دِل میں بسائیں اور اَولیائے کرام کی عقیدت و محبّت سے سینے روشن کیے رکھا کریں۔ اللہ پاک ہمیں صحابہ، اہلِ بیت اور اولیائے کرام کا باادب اور عقیدت مند بنائے رکھے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

تفسیر صراط الجنان موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر قصۃ شہادۃ جعفر... الخ، جلد:4، صفحہ:219، حدیث:4990۔

موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: **Sirat ul Jinan Quran & Tafsir (صراط الجنان القرآن الکریم مع تفسیر)**۔ اس ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان اور آسان ترجمۂ قرآن، ترجمۂ کنز العرفان پڑھ سکتے ہیں ❁ آسان اور جدید انداز میں لکھی گئی تفسیر، **تفسیر صراطُ الجنان** شامِل ہے۔ آپ قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور ❁ ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات، ترجمہ اور تفسیر کو اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر (**Share**) بھی کر سکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال (**Install**) کر لیجیے، دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: قبروں کو چومنا منع، اس کا طواف ناجائز اور قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

وضاحت: ولیوں کے مزارات رحمت اُترنے کی جگہیں ہیں، وہاں حاضری دینے سے دلوں کو راحت ملتی ہے اور بے شمار دینی و دُنیوی فائدے حاصِل ہوتے ہیں، ہمیں ولیوں کے مزارات پر حاضِری ضرور دینی چاہیے۔ البتہ! یہ ذہن نشین رکھیے! کہ مزارات پر کوئی بھی خِلافِ شرع کام ہم نہیں کر سکتے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: مزاراتِ شریفہ پر حاضر ہونے کے آداب یہ ہیں کہ ❁ پاؤں کی طرف سے حاضِری ہو ❁ کم از کم 4 ہاتھ کے فاصلے پر چہرے کے سامنے کھڑا ہو ❁ درمیانی آواز

سے باادب سلام عرض کرے ❁ پھر فاتحہ شریف پڑھ کر صاحبِ مزار کو ایصالِ ثواب کرے اور ❁ اُن کے وسیلے سے دُعا مانگے ❁ مزارِ پاک کو ہاتھ لگانا، چومنا منع ہے ❁ مزار کا طواف کرنا ناجائز اور (مَعَاذَ اللہ!) قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الحسنیٰ کی برکات (وظیفہ)

یَا مُتَعَالِی (اے سب سے بلند و بالا!)

مشکل کاموں میں اللہ پاک کا پیارا نام یَا مُتَعَالِی کثرت سے پڑھنا بے حد مفید ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، جلد 9، صفحہ: 522 خلاصۃً۔
2 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 256۔